اقلیتوں کی
بہبود کے لئے وزیراعظم کا
نیا 15- نکاتی پروگرام

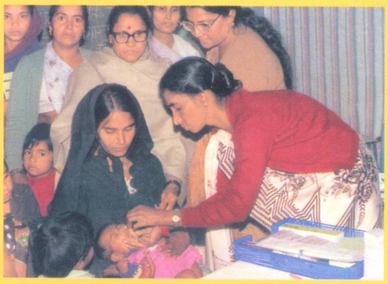

सत्यमेव जयते

وزارتِ اقلیتی امور، حکومت ہند

فہرست

		صفحہ نمبر
I.	اقلیتوں کی بہبود کے لئے وزیر اعظم کا نیا 15- نکاتی پروگرام	
(1)	آئی سی ڈی ایس خدمات کی منصفانہ دستیابی	1
(2)	اِسکولی تعلیم کے حصول میں بہتری	1
(3)	اُردو کی تعلیم کے لئے اضافی وسائل	1
(4)	مدرسہ کی تعلیم کی جدید کاری	2
(5)	اقلیتی طبقوں کے باصلاحیت طلبا کے لئے وظیفے	2
(6)	مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے تعلیمی وسائل کا فروغ	2
(7)	غریبوں کے لئے خود روزگار اور اُجرتی روزگار	2
(8)	تکنیکی ٹریننگ کے ذریعہ ہنرمندی میں اضافہ	3
(9)	معاشی سرگرمیوں کے لئے مزید قرضہ کی امداد	4
(10)	ریاستی اور مرکزی ملازمتوں میں بھرتی	4
(11)	دیہی مکان سازی اسکیم میں منصفانہ حصہ داری	5
(12)	اقلیتی طبقات کی گندی بستیوں کی حالت میں سدھار	5
(13)	فرقہ وارانہ واردات کی روک تھام	5
(14)	فرقہ وارانہ جرایم کی قانونی چارہ جوئی	6
(15)	فرقہ وارانہ فسادات سے متاثر لوگوں کی باز آباد کاری	6
II.	ہدایتی خطوط	
(1)	تعریف	7
(2)	پروگرام کے مقاصد	7
(3)	مختلف سرکاری اسکیمیں	8
(4)	حقیقی نشانے اور مالی تخصیص	9
(5)	نفاذ کاری، نگرانی اور اطلاع (رپورٹنگ)	11

اقلیتوں کی بہبود کے لئے
وزیرِاعظم کا نیا 15 نکاتی پروگرام

(الف) تعلیمی مواقع کی افزودگی

(1) آئی سی ڈی ایس خدمات کی منصفانہ دستیابی:

> آئی سی ڈی ایس پروجیکٹ اور آنگن واڑی سینٹر مقررہ تعداد میں غالب اقلیتی آبادی ور لے گاؤں/ بلاکوں میں قائم کئے جائیں گے تاکہ اس اسکیم کا فائدہ ان طبقوں کو منصفانہ طور پر مل سکے۔

بچوں کی نشو ونما سے متعلق مربوط اسکیم (آئی سی ڈی ایس) کے مقاصد ہیں۔ محرومیت کے شکار طبقوں کے بچوں، حاملہ خواتین / دودھ پلانے والی ماؤں کا مکمل فروغ۔ اس کے لئے آنگن واڑی سینٹروں کے ذریعہ خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ مثلاً اضافی تغذیہ، بیماری سے نجات دلانے والی تدابیر، صحت کی جانچ، مشورے کی خدمات، اسکول جانے سے پہلے کی اور غیر رسمی تعلیم، آئی سی ڈی ایس پروجیکٹ اور آنگن واڑی سینٹر ایک مقررہ تعداد میں غالب اقلیتی آبادی والے گاؤں/ بلاکوں میں قائم کئے جائیں گے تاکہ اس اسکیم کا فائدہ ان طبقوں کو بھی منصفانہ طور پر مل سکے۔

(2) اِسکولی تعلیم کے حصول میں بہتری:

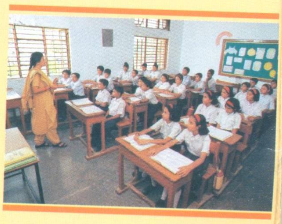

سرواشکشا ابھیان، کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ اسکیم، اور ایسی دُوسری سرکاری اسکیموں کے تحت یہ یقینی بنایا جائے گا کہ ایسے اسکولوں کی ایک متعینہ تعداد اقلیتی فِرقوں کی گھنی آبادی والے گاؤں/ علاقوں میں قائم کی جائے۔

(3) اُردو کی تعلیم کے لئے اِضافی وسائل:

ایسے سب پرائمری اور اَپر پرائمری اسکولوں میں اُردو زبان کے اساتذہ کی بحالی اور تعیناتی کے لئے مرکزی امداد فراہم کی جائے گی جو اس زبان سے تعلق رکھنے والے طبقے سے متعلق کم سے کم ایک چوتھائی آبادی کو مُستفید کرتے ہوں۔

(4) مدرسہ کی تعلیم کی جدید کاری

علاقائی مقاصد اور مدرسہ کی جدید کاری پروگرام کی مرکزی منصوبہ اِسکیم میں تعلیمی اعتبار سے پسماندہ اقلیتوں کی گھنی آبادی والے علاقوں میں بنیادی تعلیمی سہولتوں اور مدرسہ تعلیم کی جدید کاری کے لئے اہتمام ہے۔ اس ضرورت پر توجہ دینے کی اہمیت کے پیشِ نظر یہ پروگرام کافی منظم اور موثر طور پر نافذ کیا جائے گا۔

(5) اقلیتی طبقوں کے باصلاحیت طُلبا کے لئے وظیفے:

اقلیتی طبقوں کے طُلبا کے لئے میٹرک سے قبل اور میٹرک پاس کرنے والے طلباء کے لئے وظائف دیئے جانے کی بنائی ہوئی اِسکیم نافذ کی جائے گی۔

(6) مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے تعلیمی وسائل کا فروغ:

حکومت مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو ممکن امداد فراہم کرے گی تاکہ وہ اپنی سرگرمیوں کو زیادہ موثر طور پر مستحکم اور وسیع کر سکے۔

اس اسکیم کے تحت اقتصادی اور حقیقی نشانوں کا کچھ فی صد دیہی علاقوں میں خطِ افلاس سے نیچے رہنے والے اقلیتی طبقوں کے افراد کے لئے مخصوص کیا جائے گا۔

(ب) معاشی سرگرمیوں اور روزگار میں منصفانہ حصہ داری:

(7) غریبوں کے لئے خود روزگار اور اجرتی روزگار

(الف) دیہی عِلاقوں کے لئے سورن جینتی گرام سوا روزگار یوجنا (ایس جی ایس وائی) اِبتدائی خود روزگار پروگرام کا مقصد ہے۔ غریب دیہی کنبوں کو خط اِفلاس سے ملانا۔ ایسا بنک کے قرضوں اور سرکاری سبسڈی کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اِس اِسکیم کے تحت اِقتصادی اور حقیقی نشانوں کا کچھ فی صد دیہی عِلاقوں میں خط اِفلاس سے نیچے رہنے والے اقلیتی طبقوں کے افراد کے لئے مخصوص رکھا جائے گا۔

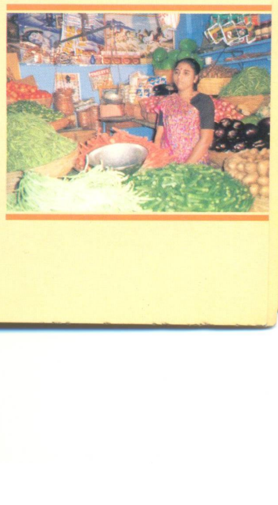

(ب) سورن جینتی شہری روزگار یوجنا کے دو خاص اجزاء ہیں۔ شہری خود روزگار یوجنا اور شہری اجرتی روزگار پروگرام۔ ان پروگراموں کے تحت مالی اور حقیقی

نِشانوں کا کچھ فی صد اقلیتی طبقوں کے خط افلاس سے نیچے رہنے والے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے مختص رکھا جائے گا۔

(ج) سمپُورنا گرامین روزگار یوجنا کا مقصد ہے دیہی علاقوں میں مزید روزگار فراہم کرانا اور پائیدار اور سماجی اور اقتصادی بنیادی سہولتوں کو تشکیل دینا۔ جبکہ قومی دیہی روزگار گارنٹی پروگرام کی شروعات 200 ضلعوں میں کی گئی ہے اور ان ضِلعوں میں سمپُورنا گرامین روزگار یوجنا کو اس پروگرام سے مربوط کردیا گیا ہے، باقی بچے ہوئے ضلعوں میں سمپورن گرامین روزگار یوجنا کے تحت الاٹمنٹ کا مقررہ فی صد خط افلاس سے نیچے رہنے والے اقلیتی طبقات کے لوگوں کے لئے اس وقت تک متعین کیا جائے گا جب تک ان ضلعوں کو قومی گرامین روزگار گارنٹی پروگرام کے تحت شامل نہیں کرلیا جاتا ہے۔ساتھ ہی الاٹمنٹ کا مقررہ فی صد ایسے گاؤں میں بنیادی سہولتوں کے فروغ کے لئے مقرر کیا جائے گا جن میں اقلیتی طبقات کی خاصی آبادی ہے۔

سبھی نئے آئی ٹی آئی اداروں میں سے کچھ آئی ٹی آئی اداروں کو اقلیتی طبقات کی غالب آبادی والے علاقوں میں قائم کیئے جائیں گے۔

(8) تکنیکی ٹریننگ کے ذریعہ ہنرمندی میں اضافہ:

اقلیتوں کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ کم تر درجہ کے تکنیکی کاموں میں لگا ہوا ہے۔ یا دستکاری کے ذریعے اپنی روزی کماتا ہے۔ایسے لوگوں کے لئے تکنیکی ٹریننگ کا انتظام کردئے جانے سے ان کی ہنرمندی اور روزی کمانے کی صلاحیت بڑھ جائے گی۔ اِس لئے سبھی نئے آئی ٹی آئی میں سے کچھ آئی ٹی آئی اقلیتی فرقوں کی غالب آبادی والے عِلاقوں میں قائم کئے جائیں گے اور ''اعلیٰ درجے کے سینٹروں'' کے طور پر فروغ دئے جانے والے موجودہ آئی ٹی آئی اِداروں میں سے کچھ آئی ٹی آئی اِداروں کا اِنتخاب اس بنیاد پر کیا جائے گا۔

(9) معاشی سرگرمیوں کے لئے مزید قرضہ کی امداد

(الف) قومی اقلیتی ترقیاتی ومالیاتی کارپوریشن کو 1994 میں قائم کیا گیا تھا۔اس کا مقصد، اقلیتی طبقات میں اقتصادی ترقی کی سرگرمیوں کوفروغ دینا تھا۔حکومت اس کارپوریشن کوزیادہ مناسب اِمداد دے کراسے مستحکم بنانے کے لئے پابند ہے۔تاکہ یہ کارپوریشن اپنے مقاصد کو پوری طرح حاصل کرسکے۔

(ب) خود روزگاری منصوبہ کا آغاز اوراس کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے بینکوں کا قرض ضروری ہے۔ترجیحی سیکٹروں کے قرض کے لئے کل بینک قرضے کا 40 فی صد نشانہ گھریلو بینکوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ان ترجیحات والے شعبوں میں دیگر باتوں کے ساتھ یہ باتیں شامل ہیں: کھیتی کے لئے قرض، چھوٹی صنعتوں اورچھوٹے کام دھندوں کے لئے قرض،خردہ تجارت، پیشہ وراور اپنا روزگار خود چلانے والوں کے لئے قرض۔ تعلیم کے لئے قرض اور دوسرے چھوٹے قرض۔اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ سبھی زمروں میں ترجیح والے شعبوں میں دئے جانے والے قرضے کا متعینہ فی صد اقلیتی فرقوں کے لئے مخصوص ہو۔

مرکزی وریاستی پولیس ملازمین کی بھرتی کے وقت اقلیتی طبقات کے امیدواروں کا خاص طور پر خیال رکھا جائے گا

(10) ریاستی اورمرکزی ملازمتوں میں بھرتی:

(الف) ریاستی حکومت کو یہ مشورہ دیا جائے گا کہ پولیس ملازمین کی بھرتی کرتے وقت اقلیتی طبقات کے امیدواروں کا خاص خیال رکھا جائے۔اس کے لئے سلیکشن کمیٹیوں میں نمائندوں کی حصہ داری ہونی چاہیے۔

(ب) مرکزی حکومت بھی سینٹرل پولیس فورسز میں ملازمین کی بھرتی کرتے وقت اس طرح کی کارروائی کرے گی۔

(ج) ریلوے وقومیائے بنک ، اورسرکاری زمروں کی کمپنیاں بڑے پیمانے پر روزگار فراہم کرتی ہیں۔ان معاملوں میں بھی متعلقہ محکمے اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ بھرتی کرتے وقت اقلیتی طبقات کے امیدواروں پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔

(د) اقلیتی طبقات کے طلبا کو سرکاری اور معتبر غیر سرکاری اداروں میں کوچنگ دلانے کے لئے ایک خصوصی اسکیم شروع کی جائے گی جس میں ان اداروں کو امداد دی جائے گی۔

(ہ) اقلیتی طبقہ کے افراد کا معیار زندگی بلند کرنا

(11) دیہی مکان سازی اسکیم میں منصفانہ حصہ داری:

اندرا گاندھی آواس یوجنا میں خط افلاس سے نیچے رہنے والے دیہی لوگوں کو رہائشی مکان کے لئے مالی امداد فراہم کرنے کا اہتمام ہے۔ اندرا آواس یوجنا کے تحت حقیقی اور مالیاتی نشانوں کا مقررہ فی صد دیہی علاقوں میں رہنے والے اقلیتی طبقات کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ہاؤسنگ اور گندی بستی ترقیاتی پروگرام اور جواہر لال نہرو قومی شہری جدید کاری مشن کے فائدے اقلیتی طبقات کے افراد اور ان کی گھنی آبادی والے شہری علاقوں/گندی بستیوں کو مناسب طور پر ملیں۔

(12) اقلیتی طبقات کی گندی بستیوں کی حالت میں سدھار:

ہاؤسنگ اور سلم کے مربوط ترقیاتی پروگرام (آئی ایچ ایس ڈی پی) اور جواہر لال نہرو قومی شہری جدید کاری مشن (جے این این یو آر ایم) اسکیموں کے تحت مرکزی حکومت شہری گندی بستیوں کی بہتری کے لئے ریاستی حکومتوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو امداد دیتی ہے جس سے ان بستیوں میں حقیقی سہولیات اور بنیادی سہولتیں فراہم کرائی جاتی ہیں۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ان پروگراموں کے فائدے اقلیتی فرقے کے لوگوں اور ان فرقوں کی گھنی آبادی والے شہروں/گندی بستیوں کو مناسب طور پر ملیں۔

(و) فرقہ وارانہ فسادات کی روک تھام اور ان پر قابو پانا۔

(13) فرقہ وارانہ واردات کی روک تھام:

فرقہ وارانہ طور پر حساس اور فسادات کے خدشہ والے علاقوں کے طور پر شناخت شدہ علاقوں میں ایسے ضلع اور پولیس افسروں کو تعینات کیا جانا چاہئے جو زیادہ باصلاحیت،

غیر جانبدار اور سیکولر ذہن کے افسر کے طور پر جانے جاتے ہیں ۔ ایسے علاقوں میں اور دوسرے کسی بھی علاقے میں فرقہ وارانہ کشیدگی کو دور کرنا ضلع مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کی بنیادی ڈیوٹی میں شامل ہونا چاہیے ۔ اس ضمن میں ان کی کارکردگی ، ان کی ترقی کے عمل میں ایک اہم عنصر ہونا چاہیے ۔

(14) فرقہ وارانہ جرایم کی قانونی چارہ جوئی :

ان لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہیے جو فرقہ وارانہ فساد پھیلاتے ہیں یا تشدد کی کارروائی میں حصہ لیتے ہیں ۔ اس کے لئے خصوصی عدالتیں قائم کی جانی چاہیں تا کہ مجرموں کے خلاف جلد قانونی کارروائی کی جاسکے ۔

(15) فرقہ وارانہ فسادات سے متاثر لوگوں کی باز آبادکاری :

فرقہ وارانہ فسادات سے متاثر لوگوں کو فوری راحت دی جانی چاہیے ۔ اور ان کی باز آبادکاری کے لئے مناسب مالی امداد فراہم کرائی جانی چاہیے ۔

ہدایتی خطوط
اقلیتوں کی بہبود کے لئے
وزیر اعظم کا نیا 15 نکاتی پروگرام

محترم صدر جمہوریہ نے 25 فروری 2005 کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے اپنے خُطبہ میں اعلان کیا تھا کہ حکومت اقلیتوں کی بہبود کے لئے 15 نکاتی پروگرام کی تشکیل نو کرے گی جس کا مقصد پروگرام کے لئے خصوصی مداخلت کرنا ہوگا۔ وزیر اعظم نے 2005 کے یوم آزادی کے اپنے خُطبہ میں بھی اعلان کیا تھا کہ ''دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ ہم اقلیتوں کے لئے 15 نکاتی پروگرام میں ترمیم اور اس کی تشکیل نو کریں گے۔ نئے 15 نکاتی پروگرام کے متعینہ مقاصد ہوں گے، جنہیں مخصوص مدت کے اندر حاصل کیا جانا ہے۔'' ان عہد پیمانوں پر عمل کرتے ہوئے قبل کے پروگراموں کو اقلیتوں کی بہبود کے لئے وزیر اعظم کا نیا 15 نکاتی پروگرام کے طور پر نئے سرے سے مرتب کیا گیا ہے۔ پروگرام کی ایک کاپی منسلک ہے۔

> ''نئے 15 نکاتی پروگرام کے متعینہ مقاصد ہوں گے، جنہیں مخصوص مدت کے اندر حاصل کیا جانا ہے۔''
> — وزیر اعظم

(2) پروگرام کے مقاصد درج ذیل ہیں:

الف) تعلیمی مواقع میں اضافہ:

ب) موجودہ اور نئی اسکیموں، خود روزگاری کے لئے مزید قرضوں کی امداد اور ریاستی اور مرکزی حکومتوں کی ملازمتوں میں بحالی کے ذریعہ معاشی سرگرمیوں اور روزگار میں اقلیتوں کے لئے مساویانہ حصہ داری کو یقینی بنانا:

> بنیادی سہولتوں کے فروغ کی اسکیموں میں اقلیتوں کی مناسب حصہ داری کو یقینی بنا کر ان کے بود و باش کے معیار کو بلند کرنا۔

ج) بنیادی سہولتوں کے فروغ کی اسکیموں میں مناسب حصہ داری کو یقینی بنا کر اقلیتوں کے معیار زندگی کو بلند بنانا:

د)   فرقہ وارانہ غیر ہم آہنگی اور تشدد کی روک تھام اور ان پر قابو پانا:

(3)   مختلف سرکاری اِسکیمیں جو پسماندہ طبقات کی بہتری کے لئے بنائی گئی ہیں ان تک اقلیتی فرقوں کے محرومیت کے شکار لوگوں کی رسائی کو یقینی بنانا اس نئے پروگرام کا خاص مقصد ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ مختلف سرکاری اسکیموں کے نشان زد گروپوں میں اقلیتوں کے درمیان پسماندہ طبقے بھی شامل ہیں۔ لیکن ان اسکیموں کے فائدے مساویانہ طور پر اقلیتوں کو بھی پہنچیں اس بات کو یقینی بنانے کے لئے نئے پروگرام میں اقلیتوں کی اکثریت والے علاقوں میں ترقیاتی پروجیکٹوں کا کچھ حصہ لگانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت اس بات کا اہتمام بھی رکھا گیا ہے کہ جہاں کہیں بھی ممکن ہو مختلف اسکیموں کے تحت نشانوں اور خرچوں کا 15 فی صد اقلیتوں کے لئے مخصوص کیا جائے۔

جہاں کہیں بھی ممکن ہو مختلف اسکیموں کے تحت نشانوں اور خرچوں کا **15** فی صد اقلیتوں کے لئے مخصوص کیا جائے گا۔

(4)   مناسب طریقوں سے فرقہ وارانہ امن اور ہم آہنگی کی برقراری پر زور اور حکومت بشمول پبلک سیکٹر میں اقلیتوں کی مناسب نمائندگی کو یقینی بنانے پر پہلے کی طرح ہی خصوصی توجہ برقرار رکھیں، اور یہ امور نئے پروگرام کے اہم اجزاء کے طور پر برقرار رہیں گے۔

(5)   اس پروگرام کے تحت اقلیتوں کی کسی اسکیم کی کسی بھی شرط، ضابطے یا اہلیت میں کوئی تبدیلی یا رعایت نہیں کی گئی ہے۔ پروگرام میں شامل پہلے کی اسکیموں میں وہ بدستور برقرار رہیں گی۔

اس پرُوگرام کے مشان زد گروپ میں اقلیتوں یعنی مسلمانوں، عیسائیوں، سکھوں، بودھ اور پارسی برادری کے مجاز گروپوں کو شال کیا گیا ہے۔

(6) 15 نکاتی پروگرام میں 'خاص اقلیتی آبادی' کا اِطلاق اِن اضلاع/ ذیلی اِضلاع اکائیوں پر ہوگا جہاں اس یونٹ کی 25 فی صد آبادی کا تعلق اقلیتی فرقوں سے ہو۔

(7) (الف) پروگرام کے نشان زدگروپ میں اقلیتوں کے درمیان ان اہل طبقوں کو شامل کیا گیا ہے جن کا ذکر اقلیتوں کے لئے قومی کمیشن ایکٹ 1992 کی دفعہ 2 (سی) میں کیا گیا ہے۔ یعنی مسلم، عیسائی، سکھ، بودھ اور پارسی برادری)۔

(ب) ان ریاستوں میں جہاں اقلیتوں کے لئے قومی کمیشن ایکٹ 1992 کی دفعہ 2 (سی) کے تحت درج اقلیتوں میں سے کوئی بھی اقلیتی فرقہ واقعی اکثریت میں ہو وہاں مختلف اسکیموں کے تحت حقیقی/ مالی نشانوں کی تخصیص صرف دیگر اعلان شدہ اقلیتوں کے لئے ہی ہوگی۔

وزارت اقلیتوں اموراس پروگرام کی نوڈل (رابطہ) وزارت ہوگی۔ متعلقہ وزارت/محکمہ اس پروگرام کے لئے ایک نوڈل افسر بحال کرے گی جو حکومت ہند کے جوائنٹ سکریٹری درجہ کا ہوگا۔

(8) متعلقہ مرکزی وزارتیں/محکمے، ریاستی حکومتوں/مرکز کے زیرانتظام علاقوں کے توسط سے نئے پروگرام کا نفاذ کریں گے۔ اس پروگرام کے لئے ہرمتعلقہ وزارت/محکمہ ایک نوڈل افسر کی بحالی کرے گی جو حکومت ہند کے کسی جوائنٹ سکریٹری کے درجہ سے کم کا نہیں ہوگا۔ وزارت اقلیتی امور اس پروگرام کی نوڈل (رابطہ) وزارت ہوگی۔

(9) حقیقی نشانے اور مالی تخصیص:

پروگرام کی پیچیدگی اور اس کی وسیع رسائی کو محفوظ رکھتے ہوئے، جہاں کہیں ممکن ہو متعلقہ وزارتیں/محکمے حقیقی نشانوں اور مالی تخصیصات کا 15 فی صد اقلیتوں کے لئے محفوظ رکھیں گے۔ ان کی تقسیم کسی مخصوص ریاست/مرکز کے زیرانتظام علاقے کی اقلیتوں کی خط افلاس سے نیچے کی آبادی (بی پی ایل) کا تناسب بمقابلہ ملک کی خط افلاس کے نیچے کی کل آبادی کی بنیاد پر ہوگی بشرطیکہ:-

(الف) (i) جن اسکیموں کا اطلاق مخصوص طور پر دیہی علاقوں کے لئے ہوگا، ان میں دیہی علاقوں کی خطِ افلاس کے نیچے کی اقلیتوں کی آبادی کا متعلقہ تناسب قابل غور ہوگا۔

(ii) جن اِسکیموں کا اِطلاق مخصوص طور پر شہری علاقوں کے لئے ہوگا، ان میں شہری علاقوں کی خط افلاس کے نیچے کی اقلیتوں کی آبادی کا متعلقہ تناسب قابل غور ہوگا۔

جن اسکیموں کا اطلاق مخصوص طور پر شہری علاقوں کے لئے ہوگا ان شہری علاقوں کی خطِ افلاس سے نیچے کی آبادی کا متعلقہ تناسب قابل غور ہوگا۔

(iii) دوسروں کے لئے، جہاں ایسی تفریق ممکن نہیں ہے، میزان قابل غور ہوگا۔

(ب) پیرا 7(بی) میں مذکور ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لئے تخصیص صرف خطِ افلاس سے نیچے کی اقلیتوں کے لئے ہوگی، ان سے قطع نظر جو اکثریت میں ہیں۔

(10) ایسی تخصیص سے مطابقت رکھنے والی اِسکیمیں درج ذیل ہیں:

پوائنٹ نمبر (الف) تعلیمی مواقع کی افزودگی۔

(1) بچوں کی نشوونما سے متعلق مربوط خدمات (آئی سی ڈی ایس) خدمات کی مساویانہ دستیابی آنگن واڑی سینٹروں کے ذریعہ مہیا کرائی جانے والی بچوں کی نشوونما سے متعلق مربوط خدمات (آئی سی ڈی ایس) کی اسکیم۔

(2) اسکولی تعلیم تک رسائی کو بہتر بنانا۔

سرواشکشا ابھیان، کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ اِسکیم اوراسی طرح کی دیگر سرکاری اِسکیمیں۔

پوائنٹ نمبر(ب) اقتصادی سرگرمیوں اور روزگار میں مساویانہ حصہ داری

(7) غریبوں کے لئے خود روزگار اور اجرتی روزگار۔

(الف) سورن جینتی گرام سوروزگار یوجنا (ایس جی ایس وائی)۔

(ب) سورن جینتی شہری روزگار یوجنا (ایس جی ایس آر وائی)۔

(ج) سمپُورن گرامین روزگار یوجنا (ایس جی آر وائی)۔

(8) تکنیکی تربیت کے ذریعے ہنرمندی کا فروغ (اَپ گریڈیشن)۔

نئے صنعتی ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (آئی ٹی آئی) اور موجودہ آئی ٹی آئی اداروں کی درجہ افزائی۔

(9) معاشی سرگرمیوں کے لئے امدادی قرض میں اضافہ :

(ب) ترجیحی زمرے کے تحت بینک کے قرضے

پوائنٹ نمبر (ج) اقلیتوں کا معیار زندگی بلند کرنا

(11) دیہی مکان سازی اسکیم میں مساویانہ حصہ

اندرا آواس یوجنا (آئی اے وائی)۔

(12) اقلیتی طبقات کی رہائش والی گندی بستیوں کی حالت میں سدھار

مکان سازی اور گندی بستیوں کے سدھار کا مربوط پروگرام (آئی ایچ ایس ڈی پی) اور جواہر لال نہرو قومی شہری تجدید کاری مشن (جے این این یو آر ایم)

(11) نفاذ کاری، نگرانی اور اطلاع (رپورٹنگ)

(الف) وزارت/محکمہ جاتی سطح پر:

پروگرام میں شامل اسکیموں کا نفاذ کرنے والی وزارتیں اور محکمے حقیقی نشانوں اور مالی تخصیص کے تعلق سے ان اسکیموں کا نفاذ اور ان کی نگرانی کرتے رہیں گے۔ ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ہر ماہ پروگرام کی پیش رفت کا جائزہ لیں گے اور اگلی چھ ماہی کی پندرہ تاریخ تک اقلیتی امور کی وزارت کو پروگرام کے تحت اسکیموں کے نفاذ کی پیش رفت کے بارے میں چھ ماہی رپورٹ پیش کریں گے۔

ریاستوں/مرکزی خطوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اقلیتوں کی فلاح وبہبود کے لئے وزیر اعظم کے نئے 15 نکاتی پروگرام کے نفاذ کے لئے ریاستی سطح کی کمیٹی تشکیل دیں گے۔

(ب) ریاستی/مرکزی خطے کی سطح پر:

(i) ریاستوں/ مرکزی خطوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اقلیتوں کی فلاح وبہبود کے لئے وزیراعظم کے نئے 15 نکاتی پروگرام کے نفاذ کے لئے چیف سکریٹری کی سربراہی میں ریاستی سطح کی ایک کمیٹی تشکیل کریں گی۔ یہ کمیٹی 15 نکاتی پروگرام کے تحت اسکیموں کا نفاذ کرنے والے محکموں کے سکریٹریوں، سربراہوں، پنچایت راج کے اداروں /خود مختار ضلع کونسلوں کے نمائندوں، اقلیتوں کے معاملوں سے تعلق رکھنے والے غیر سرکاری اداروں کے تین نمائندوں، اورتین ایسے ممبروں جن کو ریاستی حکومت/ مرکزی خطے کی انتظامیہ مناسب سمجھتی ہے، پر مشتمل ہوگی۔ متعلقہ ریاست/ مرکزی خطہ کا اقلیتوں کے امور سے تعلق رکھنے والا محکمہ 15 نکاتی پروگرام کی نگرانی کرنے والا نوڈل (رابطہ) محکمہ ہوگا۔ کمیٹی کی میٹنگ ہر تین مہینے پر ہوگی اور ریاست/ مرکزی خطے کا اقلیتی امور کا محکمہ اگلی سہ ماہی کی 15 تاریخ تک اقلیتی امور کی وزارت کو سہ ماہی پیش رفت کی رپورٹ بھیجے گا۔

پروگرام کے نفاذ کی پیش رفت کی نگرانی سکریٹریوں کی کمیٹی کرے گی اور اپنی رپورٹ مرکزی کابینہ کو پیش کرے گی۔

(ii) ضلع سطح:

اسی طرح ضلعی سطح پر اقلیتوں کی بہبود کے لئے وزیراعظم کے نئے 15 نکاتی پروگرام کے نفاذ کے لئے ضلع کلکٹر/ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ضلع سطح کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ جو پروگرام کا نفاذ کرنے والے محکموں کی ضلع سطح کے افسروں، پنچایت راج اداروں/ خود مختار ضلع کونسلوں اور اقلیتوں سے متعلق معروف اداروں کے تین نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ ضلع سطح کی یہ کمیٹی پروگرام کے نفاذ کی پیش رفت کی رپورٹ ریاستی حکومت/ مرکزی خطے کی انتظامیہ کے اقلیتی امور سے متعلق محکمے کو بھیجے گی تاکہ وہ رپورٹ ریاستی سطح کی کمیٹی کے سامنے پیش کی جاسکے۔

(ج) مرکزی سطح:

(i) مرکزی سطح پر نشانوں کے حوالے سے پیش رفت کا جائزہ سکریٹریوں کی

ایک کمیٹی (سی او ایس) ہر چھ مہینے پر لے گی اور اِس کی رپورٹ مرکزی کابینہ کو پیش کرے گی۔ ہر چھ مہینے میں سکریٹریوں کی کمیٹی اور مرکزی کابینہ کے سامنے پیش کی جانے والی رپورٹ تیار کرنے کے سلسلے میں اقلیتی امور کی وزارت نوڈل (رابطے کی) وزارت ہوگی۔ اِس پُروگرام سے متعلق تمام وزارتیں اور محکمے اپنی سہ ماہی رپورٹ اقلیتی امور کی وزارت کو اگلی سہ ماہی کی پندرہ تاریخ تک جمع کردیں گی۔

اقلیتوں کی بہبود کے لئے وزیراعظم کے 15 نکاتی پروگرام سے متعلق ایک جائزہ کمیٹی ہوگی۔ وزارتِ اقلیتی امور کا سکریٹری اس کمیٹی کا سربراہ ہوگا۔

(ii) اقلیتی امور کی وزارت کے سکریٹری کی سربراہی میں اقلیتوں کی بہبود کے لئے وزیراعظم کے نئے 15 نکاتی پروگرام کے لئے ایک جائزہ کمیٹی ہوگی۔ اس کمیٹی میں تمام متعلقہ وزارتوں/محکموں کے نوڈل افسر شامل ہوں گے۔ وزارتِ اقلیتی امور کا سکریٹری اس کمیٹی کا سربراہ ہوگا۔ پیش رفت کا جائزہ لینے، اثرات اور ردعمل کے حصول، مسائل کے حل اور حسب ضرورت وضاحتیں دینے کے لئے کمیٹی کی سہ ماہی میٹنگ ہوا کرے گی۔

اقلیتوں کی بہبود کے لئے
وزیراعظم کے نئے 15-نکاتی پُروگرام کے متعینہ مقاصد

- تعلیمی مواقع کی فراہمی میں اضافہ۔
- معاشی سرگرمیوں اور ملازمت میں مساویانہ حصہ داری-خود روزگاری میں مالی امداد میں اضافہ، ریاستی اور مرکزی ملازمتوں میں بھرتی کے وسائل میں بھی اضافہ۔
- بنیادی سہولتوں کے فروغ کی اسکیموں میں اقلیتوں کی مناسب حصہ داری۔
- فرقہ وارانہ عدم ہم آہنگی اور تشدد کو روکنا اوران پر قابو پانا۔

davp Printed at Brijbasi Art Press Ltd., New Delhi-20.